

جناب سیدہ رضی اللہ عنہا

سچی روایات کی

از قلم
محمد مشتاق قادری اوسکی

جیالانی پبلشرز

کتاب مارکیٹ اردو بازار گرائی 0321-2738009

Cell: 0321-3194314, 0300-0243223

پیش لفظ

گذشتہ کئی سال سے دیکھا جا رہا ہے کہ اکثر گھروں میں خواتین حصول برکت اور حاجات کے حصول کیلئے جناب سیدہ کی کہانی، دس بیبیوں کی کہانی، اعجاز جناب سیدہ وغیرہ مختلف قسم کی کتابیں پڑھتی ہیں اس کا طریقہ کار کچھ اس طرح ہے کہ چند خواتین کو کسی خاص دن جمع کیا جاتا ہے اور کسی ایسی جگہ کا انتخاب کیا جاتا ہے کہ جہاں مرد حضرات حتیٰ کہ دو سال کے بچے تک کا گزر نہ ہو، پھر کچھ شیرینی سامنے رکھ کر مذکورہ کہانیوں میں سے کسی ایک کو با آواز بلند پڑھا جاتا ہے اور اختتام پر شیرینی پر جناب سیدہ کی فاتحہ دلا کر تقسیم کی جاتی ہے اور اس میں بھی یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ یہ شیرینی فقط عورتیں ہی کھائیں کوئی مرد یا بچہ نہ کھانے پائے۔

اس تہدید کا مقصد اس 'پراسرار محفل' سے متعلق کچھ حقائق پیش کرنا ہے۔ اول اس طرح کی کہانیوں میں من گھڑت واقعات تحریر ہوتے ہیں کہ جن کا کوئی شرعی ثبوت نہیں اور نہ ہی کسی معتبر کتاب میں اس طرح کے واقعات درج ہیں۔ دوم یہ خیال کرنا کہ اس محفل میں کسی مرد یا لڑکے کا گزر ہونا گناہ یا ممنوع ہے تو حکم شرعی کے مطابق ویسے ہی نامحرم عورتوں میں مردوں کا اختلاط جائز نہیں اس میں اس کہانی کی کوئی انفرادیت نہیں۔ سوم اس 'پراسرار محفل' کی شیرینی میں بھی مردوں کا حصہ نہیں تو عرض ہے کہ شیرینی کی بات تو بعد میں ہے اکثر ان کہانیوں کو لکھنے والے بھی مرد حضرات ہیں، اور ایسا بھی نہیں کہ جناب سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات کو ناپسند کریں کہ مردوں کے سامنے آپ کے فضائل و مناقب بیان ہوں کیونکہ احادیث کی کتب کے مصنف بھی تو مرد حضرات ہی ہیں۔

اس طرح کی من گھڑت حکایات پر جنی کتب سے بیزاریت کا اظہار کرتے ہوئے کئی اسلامی بہنوں کے اصرار پر 'جناب سیدہ کی سچی روایات' کے عنوان سے سیدہ کائنات فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حیات طیبہ کے چیدہ چیدہ واقعات اور بارگاہ رسالت میں آپ کے مقام و مرتبہ سے متعلق چند صحیح روایات پیش کی جا رہی ہیں۔ آخر میں فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایصالِ ثواب اور جملہ حاجات کے حصول کیلئے ختم سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ترتیب دیا گیا ہے۔

اللہ عز وجل تمام مسلمان بہنوں کو صحیح معنوں میں اسلامی روایات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ التبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقط والسلام

احقر العباد محمد مشتاق قادری اویسی

سیدہ کائنات فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت

جگر گوشہ رسول سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ لاڈلی اور چھیتی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، جبکہ حضرت علامہ عبدالرحمن ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک آپ کی ولادت اظہارِ نبوت سے پانچ سال قبل ہے اور مشہور روایت یہی ہے۔ (مدارج النبوة، ص ۷۷)

سیدہ کائنات فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہجرت کے دوسرے سال رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہوا۔ (مواہب لدنیہ، ج ۳ ص ۲۱۲)

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ربّ عزوجل نے فرمایا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آسمان دنیا پر ایک گھر ہے جسے بیت المعمور کہتے ہیں۔ یہ بیت اللہ کے بالکل مقابل ہے۔ آسمانی فرشتے اپنے مقام سے وہاں اترتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رضوان (نگران) جنت کو حکم فرمایا ہے کہ بیت المعمور کے دروازے پر کرامت کا منبر بچھایا جائے اور راحیل نامی فرشتے کو حکم ہوا اس منبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بجالائے چنانچہ جب وہ محبت و سرور سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے لگا تو آسمان خوشی سے جھوم اُٹھے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں فاطمہ بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے نکاح کئے دیتا ہوں۔ فرشتو! تم گواہ رہو اور اس ریشمی کپڑے پر

اس شہادت کو ثبت کر دیا۔ (نزہۃ المجالس، ج ۳ ص ۶۶۴)

شہزادی کونین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کا پُر کیف منظر

جناب سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیر اقدس سے رخصتی ہوا چاہتی تھی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے سبزی مائل خچر پر بٹھایا، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اس کی لگام پکڑ لو اور آگے آگے چلو، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے پیچھے روانہ ہوئے، ابھی کا شانہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے قریب نہیں پہنچے تھے کہ ندا آئی سرکار ذرا اوپر ملاحظہ فرمائیے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نگاہ مبارک اوپر اٹھائی تو عجب منظر تھا، حضرت جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کی معیت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شان و شوکت سے فرشتوں کے ساتھ آنے کا سبب دریافت فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے ہمیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے حکم ہوا ہے کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے شوہر نامہ اعلیٰ المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں پورے اعزاز و اکرام کیساتھ پہنچایا جائے، پھر حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے نعرہ بکبیر بلند کیا، حضرت میکائیل علیہ السلام اور دو فرشتوں نے اللہ اکبر کی آواز سے جواب دیا، چنانچہ اسی وجہ سے دولہا اور دولہن کی روانگی کے وقت نعرہ ہائے بکبیر و رسالت کو سنت قرار دیا گیا ہے۔ (نزہۃ المجالس، ج ۲ ص ۶۶۳ مترجم)

سیدہ کونین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حق مہر نس اسلام

امام نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حق مہر کے بارے میں مشورہ کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ میرا مہر قیامت کے دن آپ کی اُمت کی شفاعت مقرر ہو! پس جب اُمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پُل صراط سے گزر شروع ہوگا تو آپ اپنے مہر کا مطالبہ فرمائیں گی۔

(نزہۃ المجالس، ج ۲ ص ۶۶۳)

فائدہ..... گویا کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مال و دولت کا مہر تو ہر کوئی دیتا ہے مگر میرا مہر نالا اور بے مثل ہو اور وہ یہ کہ میرا مہر نہ صرف میرے لئے نفع بخش ہو بلکہ آپ کی اُمت کے گنہگار بھی اس سے مستفید ہوں اس لئے میرا مہر شفاعتِ امت مقرر کیا جائے۔

سیدہ نے نیا کُرتہ سوالی کو عطا فرمادیا

حضرت علامہ عبدالرحمن ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جس شب شادی تھی اسی شب ایک سوالی نے دروازے پر آکر سوال کیا، مجھے ایک پرانے کُرتے کی حاجت ہے۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک پیوند لگا کُرتہ بھی تھا آپ نے چاہا وہی عطا کریں مگر معاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد **لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون** (اگر تم بھلائی کے طالب ہو تو اپنی محبوب ترین اشیاء کو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے خرچ کرو) سامنے آتے ہی آپ نے اپنی شادی کا کُرتہ اس سوالی کو عنایت کر دیا۔

یوقتہ رخصت حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے، رب تعالیٰ کا سلام پہنچایا اور جنت سے سبز سندس کا ایک جوڑا پیش کرتے ہوئے کہا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے خصوصی تحفہ ہے۔ چنانچہ جب سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے پہنا اور خواتین میں جا کر بیٹھ گئیں، عورتوں کے پاس ایک ایک موم بتی جل رہی تھی۔ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ چراغ تھا مگر جب آپ کے نورانی لباس کی ایک جھلک نمایاں ہوئی مشرق و مغرب تک نور ہی نور پھیل گیا، یہاں تک کہ کافر عورتوں کے دل نور اسلام سے چمک اُٹھے اور کلمہ پڑھتے ہی زمرہ اسلام میں داخل ہو گئیں۔ (نزہۃ المجالس، ج ۲ ص ۶۶۸ مترجم)

مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے خادم سے ارشاد فرمایا، میں تمہیں بنت رسول فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا واقعہ نہ سناؤں؟ خادم نے عرض کی، ضرور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا، چکی پسینے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں گڑھے پڑ گئے تھے، پانی کی مشک بھی خود اٹھا کر لاتی تھیں، جس سے سینے پر رشی کے نشانات نظر آتے تھے، نیز جھاڑو نکالنے کی وجہ سے کپڑے بھی گرد آلود ہو جایا کرتے تھے۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لوٹڈی غلام آئے، میں نے انہیں مشورہ دیا کہ موقع اچھا ہے اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک خادم مانگ لیں تو کام کاج میں بہت آسانی ہو جائے گی۔ آپ نے میری بات مان لی اور بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو گئیں، لیکن لوگوں کی بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے بغیر بات چیت کے لوٹ آئیں۔

دوسرے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس گھر پر تشریف لائے اور گذشتہ روز حاضری کا مقصد دریافت فرمایا، آپ خاموش رہیں تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! فاطمہ خود ہی چکی بیٹتی ہیں، پانی بھر کر لاتی ہیں جس کی وجہ سے ہاتھوں اور سینے پر نشانات پڑ گئے ہیں اور جھاڑو وغیرہ دینے کی وجہ سے کپڑے بھی گرد آلود ہو جاتے ہیں، کل چونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ لوٹڈیاں اور غلام پیش ہوئے تھے اس لئے میں نے ہی مشورہ دیا تھا کہ ایک خادم مانگ لیں تاکہ کام کاج میں کچھ سہولت حاصل ہو جائے۔

میری وضاحت سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیٹی فاطمہ! اللہ عز وجل سے ڈرتی رہو، فرائض کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ گھر کا کام کاج بھی اپنے ہاتھوں سے کرتی رہو اور جب سونے کیلئے لیٹو تو سبحان اللہ اور الحمد للہ تینتیس تینتیس (33) بار اور اللہ اکبر چونتیس (34) بار پڑھ لیا کرو، تو یہ تمہارے لئے خادم حاصل کرنے سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، میں اللہ عز وجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا پر راضی ہوں۔ (ابوداؤد)

فائدہ..... مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ گھر کا کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے کرنا شہزادی کونین بنت رسول فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی سنت کریمہ اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مرضی کے عین مطابق ہے اور جو کام محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرمائیں یقیناً وہ کام بارگاہ الہی میں بھی مقبول ہے۔

یہ بات تجربہ شدہ ہے کہ جو رات کو سوتے وقت یہ تسبیحات پڑھ لیا کرے گا تو دن بھر کی تھکن دور ہو جائیگی اور کام کاج کی قوت میں اضافہ ہوگا۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

روض الافکار میں ہے کہ ایک دن سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ طلب کرنے حاضر ہوئیں تو پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاں تین دن سے چولہا ٹھنڈا پڑا ہے، میں تمہیں پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں جو جبرائیل (علیہ السلام) لائے ہیں، وہ کلمات یہ ہیں:-

(۱) يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ (۲) يَا آخِرَ الْآخِرِينَ (۳) يَا ذَوَالْقُوَّةِ الْمَتِينِ

(۴) يَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ (نزہۃ المجالس، ج ۲، ص ۶۷۳ مترجم)

فائدہ..... مذکورہ کلمات حصول حاجت اور مشکلات سے خلاصی کیلئے نہایت موثر ہیں۔ تمام اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ یہ دونوں وظائف اپنے معمول میں رکھیں اِنْ شَاءَ اللہ و جل تمام امور میں آسانی رہے گی۔

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکیزہ اولادیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین شہزادے اور دو شہزادیاں ہوئیں۔

☆ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کم عمری میں ہی وفات پا گئے تھے)

☆ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

☆ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی پس ماندہ نہ تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسل پاک حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فقط بسلطین کی جہت (یعنی سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

سے پھیلی ہے۔ (مواہب لدنیہ، ج ۲، ص ۲۱۵)

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پردے میں احتیاط

سیدہ کونین فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا پردے کے معاملے میں بے حد احتیاط فرمایا کرتی تھیں حتیٰ کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میرا جنازہ کھلا لے جایا جائے۔ انہوں نے عرض کی، میں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا کہ چار پائی پر درخت کی شاخیں ڈال کر اس پر کپڑا ڈال دیتے ہیں۔ آپ کو یہ طریقہ کار پسند آیا اور اسی کی وصیت فرمائی۔ حسبِ وصیت اسی طرح لے جایا گیا، نیز یہ بھی وصیت فرمائی کہ انہیں رات میں دفن کیا جائے، تاکہ کسی نامحرم کی نگاہ نہ پڑے، اس پر بھی عمل کیا گیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفاتِ ظاہری کے چھ ماہ بعد منگل کی رات تین رمضان المبارک ہجری گیارہ میں اُنٹیس (۲۹) برس (بعض روایات میں تیس برس) کی عمر میں وفات فرمائی اور جنت البقیع شریف میں مدفون ہیں۔ (مواعظ لدنیہ، ج ۲ ص ۲۱۴)

نفس اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نگاہ رسالت میں

سیدہ کوئین فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں سرور کوئین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند ارشادات مبارکہ پیش کئے جا رہے ہیں اللہ عزوجل سیدہ کوئین کے طفیل خصوصی رحمتیں اور برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

گہرانہ بتول آغوش رسالت میں

حضرت صفیہ بنت شیبہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لائے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چادر مبارک اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاووں کے نقوش بنے ہوئے تھے، حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں لے لیا، پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی..... (ترجمہ) بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے) اہل بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گردنیک) دور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔ (پ ۲۲- الاحزاب: ۳۳)

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ۔ باب فضائل اہل بیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

www.nafessislam.com

فاطمہ بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا جانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت مسعود بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، فاطمہ میرے جسم کا کٹڑا ہے، پس جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔ (متفق علیہ)

فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رضا رب تعالیٰ کی رضا

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری ناراضگی پر ناراض ہوتا ہے اور تمہاری رضا پر راضی ہوتا ہے۔ (حاکم، طبرانی)

فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا محبوب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت جمیع بن عسیر رحمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا، حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)۔ عرض کیا گیا، مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا؟) آپ نے فرمایا، اُن کے شوہر (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور تمام راتوں کو عبادت کیلئے بہت قیام کرنے والے تھے۔ (ترمذی، حاکم)

اعزاز بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو انہیں خوش آمدید کہتے، پھر ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی طرف تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ اقدس کو بوسہ دیتیں۔ (نسائی، حاکم)

بوقت سفر معمول رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب سے آخر میں جس شخص سے گفتگو کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہوتیں اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس شخصیت کے پاس تشریف لاتے وہ بھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی ہوتیں اور یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتے (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔ سبحان اللہ! (امام حاکم و ابن حبان)

جنت کی عورتوں کی سردار

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک فرشتہ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُتر تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہوا اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ (میری لختِ جگر) فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور (میرے بیٹے) حسن و حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) جنت کے جوانوں کی سردار ہیں۔ (ترمذی، نسائی)

آئم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

میدان محشر میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیائے کرام قیامت کے دن سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی اپنی قوم کے مسلمانوں کے ساتھ میدان محشر میں تشریف لائیں گے اور حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے براق پر لایا جائے گا، جس کا قدم اس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے آگے فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہوں گی۔ (حاکم)

مزید فرمایا، قیامت کے دن مجھے براق پر اور (سیدہ) فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو میری سواری غضباء پر بٹھایا جائے گا۔ (ابن عساکر)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، روز قیامت ایک ندا دینے والا آواز دے گا اپنی اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزر جائیں۔ (بخاری، بغداد)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے خصوصی انعام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔ (طبرانی)

درود ابراہیمی	گیارہ بار
سورۃ فاتحہ	سات بار
آیۃ الکرسی	ایک بار
سورۃ اخلاص	سات بار
يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	اکتالیس بار
درود ابراہیمی	تین بار

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایصالِ ثواب اور اپنی جملہ حاجات کی تکمیل کیلئے مذکورہ اور اتمامِ اسلامی بہنیں مل کر پڑھیں، سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور سورۃ اخلاص ایک اسلامی بہن تلاوت کرے دیگر اسلامی بہنیں خاموشی سے سنیں، ختم شریف کے بعد ایصالِ ثواب اور دیگر حاجات کے حصول کیلئے اس طرح دعا مانگیں:-

﴿ دعا مانگنے کا طریقہ ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم مَا هُوَ اَهْلُهُ

یا اللہ! تیری عاجز اور گنہگار بندویوں نے یہاں جو سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر خیر کیا اور ”ختم سیدہ فاطمہ الزہراء“ پڑھا اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور اس کا بھرپور ثواب مرحمت فرما، یا اللہ! جو اجر و ثواب تو ہمیں عطا کرے اسے ہماری طرف سے حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک کو پہنچا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے تمام انبیائے کرام علیہم السلام، صحابہ کرام، ازواجِ مطہرات، والدینِ کریمین اور جملہ مسلمانانِ زندہ و مردہ، جن و انس کو پہنچا، بالخصوص اس کا ثواب سیدۃ کائنات فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روح مبارک کو پہنچا۔ یا اللہ! سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صدقے ہماری ہمارے والدین کی اور کل امتِ محمدیہ کی مغفرت فرما، یا اللہ! ہمیں نیکی کرنے، نیکی کی دعوت دور دور تک پہنچانے، خود گناہوں سے بچنے، دوسروں کو بچانے کی توفیق عطا فرما۔ ہمیں بیچ وقتہ نماز پڑھنے، رمضان المبارک کے روزے رکھنے اور علم دین حاصل کرنے کی سعادت عطا فرما۔ یا اللہ! یہاں جتنی اسلامی بہنیں حاضر ہیں سب کی مشکلات

صل فرما، سب کی تنگدستیاں دور فرما، سب کے قرضے دور فرما، تمام کے گھروں کو امن و سکون کا گہوارہ بنا، یا اللہ عزوجل! جو بچیاں گھروں میں رشتوں کیلئے بیٹھی ہیں انہیں نیک صالح رشتے عطا فرما، جو بے اولاد ہیں انہیں نیک متقی صالح اولاد نصیب فرما، جو مسلمان جن و آسیب، جادو ٹونے یا دیگر مقدمات میں گرفتار ہیں انہیں رہائی عطا فرما، تمام حاضرین کے گھروں میں مال میں اولاد میں جملہ امور میں برکتیں عطا فرما، تمام کی ہر جائز دعا کو قبول فرما، ہم سب مسلمانوں کو ایمان و عافیت پر مدینے میں موت نصیب فرما، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔

جس کسی نے بھی دعا کے واسطے یا رب کہا
 کر دے پوری آرزو ہر نیکیس و مجبور کی

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (پ۲۲- الاحزاب: ۵۶)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا يَصِفُونَ ۚ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۚ
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

فقط والسلام

احقر العباد محمد مشتاق قادری اویسی

۲۹ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۹ھ

25-12-2008

کراچی

حضرت علامہ احمد بن علی ہونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ان آیتوں کا جو شخص ورد رکھے گا، اس کو ان کی برکات کا مشاہدہ نصیب ہوگا اور اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو وہاں سے رزق ملے گا جہاں سے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔ (شمس العارف)

طریقہ کا یہ ہے کہ بعد نماز فجر ان تمام آیات کو مکمل تین بار تلاوت کر لیا کرے اور اگر بعد نماز مغرب بھی تلاوت کرے تو زیادہ مفید ثابت ہو، اگر خوشخط لکھوا کر پلاسٹک کو تنگ کروا کر گھر میں آویزاں کرے تو دولت کی ریل پیل ہو باریک لکھ کر جیب میں بھی رکھ سکتے ہیں۔

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ (البقرہ: ۳۰)

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ لَا وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يَمْرِئُمُ اَنْتَ لِكَ هَذَا ط
قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يُّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (آل عمران: ۳۷)

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّزٰقِيْنَ ۝ (المائدہ: ۱۱۳)

قُلْ اَغْنِيَنَّ اللّٰهُ اَتَّخِذْ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ط (الانعام: ۱۳)

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضَعُّوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَرَكْنَا فِيْهَا ط (اعراف: ۱۳۷)

فَاَوْكُمُ وَاَيِّدْكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (انفال: ۲۶)

رَبَّنَا لِيقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاَجْعَلْ اَفئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ وَاَرْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ (ابراہیم: ۳۷)

وَلَقَدْ مَكَّنَّكُمْ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا مَعٰیشٍ ط (اعراف: ۱۰)

كُلًّا نُمِدُّ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ مِنْ عَطَايِ رَبِّكَ ط وَمَا كَانَ عَطَايَ رَبِّكَ مَحْظُورًا ۝ (نبی اسرائیل: ۳۰)

وَأِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ ط (حجر: ٣١)

إِنَّا مَكْنُا لَهُ، فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ه فَاتَّبَعَ سَبَبًا ه (كهف: ٨٥، ٨٣)

وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَى ه (ط: ١٣١)

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا (مریم: ٦٢)

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ه (الأنبياء: ١٠٥)

فَخَرَجَ رَبُّكَ خَيْرٌ ه وَهُوَ خَيْرُ الرَّزَاقِينَ (الزمنون: ٤٣)

لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ط وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ
بَغَيْرِ حِسَابٍ ه (النور: ٣٨)

قَالَ أَتُمِدُّونَ بِمَالٍ فَمَا آتَى اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ ج (نمل: ٣٦)

أَمْ مَنْ يُبْدُو الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ، وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ط (نمل: ٦٣)

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ
الْوَارِثِينَ لا (قصص: ٥)

رَبِّ إِنِّي لَمَّا أَتَيْتُكَ إِلَى مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ه (قصص: ٢٣)

أَوَلَمْ نُمْكِنْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجَبَّى إِلَيْهِ تَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رَزَقًا مِنْ لَدُنَّا (قصص: ٥٤)

فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ، ط إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ه (عنكبوت: ١٤)

وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ه اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ه (عنكبوت: ٢٠)

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مِمَّا فِي السَّمُوتِ وَمِمَّا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ه (القمان: ٣٠)

كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ ط (سبا: ١٥)

مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ج وَ مَا يُمَسِّكُ لَا فَلَا مُرْسِلَ لَهُ، مِنْ بَعْدِهِ ط وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (فاطر: ٣)

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ، وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ (سبا: ٣٩)
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ، مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمُوتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ط إِنَّهُ، كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ۝ (فاطر: ٣٣)

إِنْ هَذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ، مِنْ نَفَادٍ ۝ (ص: ٥٣)
هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ط (ص: ٣٩)
مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ ط (آل: ٩٦)

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ط (الروم: ٣٠)
وَمَنْ يُتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ، مَخْرَجًا لَا يَرْزُقْهُ، مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط (الطلاق: ٣٢)
وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (النور: ٣٨)

